REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۱۹ شہادت ۱۳۳۹ھش ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۸ اپریل ۔ بوقت ۹½ بجے صبح

کل صبح حضور کو کچھ دیر کے لئے بازو میں درد کی تکلیف رہی بعد دوپہر اعصابی بے چینی کی تکلیف زیادہ ہو گئی ۔ جو شام تک رہی ۔ رات نیند نسبتاً اچھی آگئی ۔ اس وقت اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں ۔

سندھ کے طاس کے ترقیاتی منصوبے کیلئے امریکی امداد ضروری ہے

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کی طرف سے مسودہ قانون کی وضاحت

واشنگٹن ۱۸ اپریل ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ڈلن نے کہا ہے کہ اگر امریکہ اور دوسرے ملکوں نے سندھ کے طاس میں متبادل نہری تعمیرات کے لئے متحدہ طور پر مالی امداد نہ دی ۔ تو عالمی بینک کے لئے اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ممکن نہیں ہو سکے گا ۔ مسٹر ڈلن نے جو امریکی کانگریس کی کمیٹی سے خطاب کر رہے تھے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ کی طرف سے اس زبردست ترقیاتی سکیم کے لئے نہ صرف اخلاقی حمایت کا یقین دلایا جائے بلکہ اس امر کی ضمانت بھی دی جانی چاہئے کہ امریکہ وافر مالی امداد بھی دے گا ۔ اس مقصد کے لئے قانون کا جو مسودہ تیار کیا گیا ہے مسٹر ڈلن نے کانگریس سے اسے منظور کر لینے کی درخواست کی تھی ۔ اس قانون کے ذریعہ یہ پابندی ختم کر دی جائے گی ۔ کہ امریکہ جو قرضہ یا امداد دے ۔ اسے صرف امریکی سامان اور آلات کی خریداری پر صرف کیا جائے ۔ اور اس سامان کا ایک حصہ امریکی جہازوں میں متعلقہ ملک کو بھیجا جائے ۔ امریکی کانگریس کی جانب سے اس مسودہ قانون کی کوئی خاص مخالفت نہیں ہوئی ۔ البتہ بعض اراکان نے چند امور کی وضاحت کا مطالبہ کیا ۔

مسٹر ڈلن نے اپنی تقریر میں کمیٹی کے اراکان کو بتایا کہ سندھ کے طاس کا ترقیاتی منصوبہ نہایت اہم ہے ۔ اور ہمیں بڑا عزیز ہے ہمیں توقع ہے کہ اس پر عمل درآمد سے بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے میں بہت مدد ملے گی ۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کر لینے چاہئیں

رنگون میں مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین کا بیان

رنگون ۱۸ اپریل ۔ مسٹر چو این لائی وزیر اعظم چین نئی دہلی جاتے ہوئے رنگون پہنچے ۔ مسٹر چو این لائی نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو آپس میں جنگ نہ کرنے کے معاہدے کر لینے چاہئیں ۔ آپ نے سرحدات سے متعلق چین اور برما کے معاہدے نیز دوسرے ملکوں سے دوستی کے معاہدہ پر اطمینان کا اظہار کیا ۔

یکم تا ۸ مئی ۱۹۶۰ء ہفتہ تحریک جدید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیّت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ۔ ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں ۔"

تحریک جدید کے سال ۲۶ کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر آئندہ ماہ ہفتہ تحریک جدید منایا جانا ضروری ہے ۔ اور اس کے لئے یکم تا ۸ مئی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں ۔ جماعتوں کے امیر و صدر صاحبان کو نیز انصار ، خدام و لجنات کے نگران عہدیداران کو الگ الگ طور پر اس ہفتہ کا پروگرام مطبوعہ چٹھیوں کے ذریعہ بھجوایا جا رہا ہے ۔ جملہ عہدہ داران سے التماس ہے کہ اس ہفتہ اپنی پوری پوری توجہ تحریک جدید کی طرف مرکوز رکھیں ۔ خطیب صاحبان اس عرصہ میں آنے والے جمعہ کے روز تحریک جدید کے عنوان پر ہی خطبہ ارشاد فرمائیں ۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جماعت کے سامنے دہرائے جائیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل ایک کتاب "سادہ زندگی" حال ہی میں شائع کی گئی ہے ۔ اگر کسی جماعت میں وہ تاحال نہ پہنچی ہو ۔ تو چار آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھجوا کر حسب ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہے ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

جاپان میں مصنوعی چمڑے کی تیاری

اوکاسا ۱۸ اپریل ۔ ٹوکیو کی ایک کمپنی نے نائیلون سے ایک ایسا مصنوعی چمڑا تیار کیا ہے جو اصلی چمڑا معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن اس سے زیادہ ہلکا اور دیرپا ہوتا ہے ۔ اسے ڈبلا کول کا نام دیا گیا ہے ۔ کمپنی کا دعوےٰ ہے کہ مصنوعی چمڑا مقابلتاً گرمی کا زیادہ مقابلہ کر سکتا ہے ۔ اور اسے زیادہ آسانی کے ساتھ رنگا جا سکتا ہے ۔ اسے تھیلوں اور فٹ بال بنانے میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی قیمت بھی معمولی چمڑے سے کم ہوتی ہے ۔ توقع ہے کہ یہ چمڑا جون میں بڑے وسیع پیمانہ پر تیار ہونا شروع ہو جائے گا ۔

چینی ماہرین نیپال پہنچ گئے

کھٹمنڈو ۱۸ اپریل ۔ چین کے پندرہ فنی ماہرین آج صبح یہاں پہنچے ہیں ۔ یہ ماہرین نیپال میں سیمنٹ کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے سروے کریں گے یاد رہے کہ چین کی حکومت نے نیپال کو اقتصادی امداد دینے کا اعلان کیا ہے ۔ اور اس اقتصادی امداد کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے ۔۔۔

ایک تیسرے چینی ماہرین نیپال آ رہے ہیں ۔ آج جو فنی ماہرین یہاں پہنچے ہیں ۔ وہ بھی اسی پروگرام کے سلسلہ میں آئے ہیں ۔

کاپی ریڈر کی ضرورت

دفتر روزنامہ الفضل میں کاپی ریڈر کی فوری ضرورت ہے ۔ مولوی فاضل کو ترجیح دی جائے گی ۔ تنخواہ بموجب قواعد صدر انجمن احمدیہ حسب لیاقت ہو گی ۔ صرف ایسے امیدوار ہی درخواست دیں ۔ جو مستقل طور پر اس اسامی پر کام کرنا چاہیں ۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر الفضل ارسال کی جائیں ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سالار رحمت و بلڈنگ ربوہ سے شائع کیا

ڈاکٹر بلی گراہم کو احمدی مبلغ کا چیلنج

احمدیت نے ہپنوٹزم کا تار پود بکھیر دیا

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء کے اخبار نوائے وقت لاہور میں اس اخبار کے نمائندہ خصوصی **حفیظ ملک صاحب** مقیم واشنگٹن امریکہ کا ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں حفیظ صاحب موصوف نے **افریقہ میں تبلیغ اسلام** کی ضرورت اور اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مشرقی افریقہ میں مشہور مسیحی مناد **ڈاکٹر بلی گراہم** کی آمد کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان علاقوں میں احمدیہ جماعت کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جہاں باقی سب لوگ ڈاکٹر گراہم کی آمد پر خاموش رہے وہاں جماعت احمدیہ نے انہیں **بڑی دلیری کے ساتھ چیلنج** کیا۔ مگر گراہم صاحب نے اس چیلنج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کنارہ کشی اختیار کی۔ اس تعلق میں حفیظ ملک صاحب نے یہ جتا کر کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی مخصوص تشریح کی وجہ سے مسلمانوں کی صحیح نمائندہ نہیں ہے بعض دوسری اسلامی جماعتوں کو مشرقی افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی دعوت دی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مجھے اس جگہ حفیظ ملک صاحب کے اعتراض کا جواب دینا مقصود نہیں۔ ان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ وہ دل میں **اسلام کا عمومی رنگ میں درد** رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنے اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تعریف بھی کی ہے اس لئے میں اس مشترکہ کام میں ان کے اعتراض سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ انہیں صرف اس قدر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ کم از کم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مختصر مگر مشہور تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" کا مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں تو انشاء اللہ ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ جماعت احمدیہ نہ صرف یہ کہ خدا کے فضل سے ختم نبوت کے عقیدہ کی منکر نہیں۔ بلکہ دل و جان سے اس عقیدہ پر فدا ہے اور سچے دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو **خاتم النبیین** یقین کرتی اور آپ کو افضل الرسل اور **سید ولد آدم** اور دائمی شریعت کا لانے والا **آخری نبی** مانتی ہے اور قرآنی شریعت میں کسی قسم کے ردّ و بدل کو قطعی طور پر ہلاکت کا موجب سمجھتی ہے۔ **واللہ علی ما اقول شہید**۔ بلکہ اگر محترم حفیظ ملک صاحب اس خاکسار کے رسالہ **"رسول پاکؐ کا عدیم المثال مقام"** کا ہی مطالعہ فرما سکیں تو یقین ہے کہ ان جیسے سمجھدار انسان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ختم نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ نہ صرف یہ کہ قرآنی تعلیم کے خلاف نہیں بلکہ امت محمدیہ کے اکثر اولیاء اور صلحاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر موجودہ زمانہ تک وہی عقیدہ رکھتے چلے آئے ہیں جو جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے۔ اور جہاں تک ہمارے ایمان کا تعلق ہے۔ خدا جانتا ہے کہ ہمارا رواں رواں **محمدؐ** اور خدائے **محمدؐ** اور دین **محمدؐ** پر قربان ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مگر خیر یہ تو محض ایک جملہ معترضہ تھا جو حفیظ ملک صاحب کی خدمت میں ایک غلط فہمی کے ازالہ کے لئے ضمناً پیش کیا گیا ہے۔ اصل غرض ڈاکٹر بلی گراہم کے متعلق یہ کہنا ہے کہ انہوں نے قرعہ کے ذریعہ منتخب شدہ مریضوں کی شفا یابی کے متعلق ہمارے **نیروبی کے مبلغ** کے چیلنج کے مقابلہ پر جو **شکست** کھائی ہے بلکہ جس رنگ میں روحانی مقابلہ سے فرار کا رستہ اختیار کیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو الفضل مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء) وہ انشاء اللہ ان کے مزعومہ سحر کے تار پود کے بکھیرنے کا آغاز ثابت ہو گا انہوں نے ایک عرصہ سے **مسیحی دنیا** پر یہ اثر پیدا کر رکھا ہے کہ گویا انہیں غیر معمولی روحانی طاقت حاصل ہے جس سے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کرتے اور بیماروں کو شفا دیتے ہیں۔ مگر نیروبی میں ہمارے رئیس التبلیغ **شیخ مبارک احمد** صاحب کے چیلنج نے اور پھر اس چیلنج پر ڈاکٹر بلی گراہم کے **کھلم کھلا فرار** نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یا تو ان کا دعویٰ سرے سے ہی باطل تھا اور یا ان کا اثر صرف **طلاقت لسان** اور کسی قدر ہپنوٹزم (یعنی علم توجہ) تک محدود تھا۔ جو **ساحران فرعون** کی طرح **محمدی عصا** کی ضرب سے ٹوٹ پھوٹ گیا۔

ایک مشہور حدیث میں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ **ان من البیان لسحرا** "یعنی بعض قسم کی تقریر و تحریر میں فصاحت و بلاغت کے زور کی وجہ سے گویا سحر یعنی جادو کا سا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔" مگر اس کے ساتھ ہی قرآن مجید صراحت سے فرماتا ہے کہ **لا یفلح الساحر حیث اتی**۔ یعنی حق کے مقابلہ پر اس قسم کا جادو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف سائنس کے علوم اور دنیا کے تجربہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ **ہپنوٹزم** (یعنی علم توجہ) بھی خدا کے پیدا کردہ علموں میں سے ایک علم ہے۔ جس سے بعض اوقات **ایک مشاق انسان** جو بعض دوسرے لوگوں کے مقابل پر دل و دماغ کی فائق طاقتوں کا حامل ہوتا ہے ایک کمزور دل والے انسان پر اپنی توجہ کا اثر ڈال کر اس سے وقتی طور پر بعض خاص قسم کی حرکات کروانے میں کامیاب ہو جاتا ہے یا بعض خاص قسم کی بیماریوں کو شفا دے سکتا ہے۔ (اس کے لئے دیکھیو خاکسار کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مزعومہ سحر کا واقعہ مندرجہ الفضل مورخہ ۳ جولائی **سنہ ۱۹۵۹ء**) اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہپنوٹزم (یعنی علم توجہ) کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو بعض لوگوں کو کسی قسم کی مشق کے بغیر قدرتی طور پر حاصل ہوتی ہے مگر یہ قسم عموماً کچھ عرصہ کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہے اور مجھے ذاتی طور پر اس کی بعض مثالیں معلوم ہیں۔

مگر بہرحال اس علم کو **روحانیت** سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مشق وغیرہ کے ساتھ ہر انسان اس میں کم و بیش مہارت حاصل کر سکتا ہے جس کے لئے مسلمان یا ہندو یا عیسائی یا بدھ یا سکھ وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ مگر جب ایسا شخص کسی ایسے **خدا رسیدہ انسان کے مقابلہ** پر آتا ہے جسے **خدا کی نصرت** اور **روح القدس کی تائید** حاصل ہوتی ہے۔ تو اس کا سارا **"سحر"** ہوا ہو کر اڑ جاتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں اپنے مذکورہ بالا سحر والے مضمون میں لکھ چکا ہوں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ہندو جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا قادیان آیا اور چونکہ وہ علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کا بڑا ماہر تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلو ہم مرزا صاحب کو ملنے جاتے ہیں اور پھر میں ان پر توجہ ڈال کر ان سے ایسی نازیبا اور خلاف وقار حرکات کرواؤں گا کہ ان کے مرید ان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ مگر جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے آیا اور حضور پر توجہ ڈالی تو چیخ مار کر بے تحاشہ بھاگا۔ اور جب اس کے ساتھیوں نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں بھاگے تھے تو اس نے کہا کہ جب میں نے مرزا صاحب پر توجہ ڈالی تو مجھے یوں نظر آیا کہ میرے سامنے ایک **خوفناک شیر** کھڑا ہے جو مجھ پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر دوست چاہیں تو اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر یاد کریں کہ:۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

الغرض ڈاکٹر بلی گراہم کا سارا **"سحر"** ان کی طلاقت لسانی اور ان کی ہپنوٹزم (یعنی علم توجہ) میں مخفی ہے بلکہ یاد رکھو کہ **انشاء اللہ** جب بھی وہ اس زمانہ کے مصلح اعظم کے کسی سچے اور خدا رسیدہ خادم کے سامنے آئیں گے۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جن کی خدمت کے لئے احمدیت پیدا کی گئی ان کی **طلاقت لسانی** اور ان کی **ہپنوٹزم** ان سے چھین لی جائے گی۔ اور غلبہ یقیناً اسلام کو رہے گا۔ جو خدا کی آخری شریعت اور اس شریعت کی دائمی فتح کا پیغام لے کر آیا ہے۔ یقین رکھو کہ

اب مسیح ناصری کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اب تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) اور آپ کے خادم مسیح محمدیؑ کا زمانہ ہے۔ پس اسلام کا جو دشمن بھی آپ کے مقابل پر آئے گا۔ خواہ وہ سائنس کی فضا میں اڑنے والا طائر ہے۔ یا کہ اپنی توجہ سے مسحور کرنے والا ساحر ہے۔ یا کہ علوم دین و دنیا کا ماہر ہے۔ وہ یقیناً منہ کی کھائے گا کیونکہ اب خدا کا یہ ازلی وعدہ کہ **کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی** ہمیشہ کے لئے محمد رسول اللہ صلعم (فداہ نفسی) کے وجود باجود میں مرکوز ہو چکا ہے۔

مگر ضروری ہے کہ ہمارے دوست خدا کے ساتھ سچا تعلق پیدا کریں اور اس کے دامن سے وفادار جانثار خادموں کی طرح لپٹے رہیں۔ تاکہ خدا کی نصرت ان کے ساتھ رہے اور وہ ایک **غیور** آقا کی طرح ہر وقت اپنے سچے پرستاروں اور دلی جانثاروں کی مدد کے لئے کھڑا نظر آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا خدا نہایت **وفادار خدا** ہے اور وفاداروں کے لئے اسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ **اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے**۔۔۔ ۔۔۔۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا۔ اور اس کے **منصوبے کو توڑے گا** تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ **خدا ایک پیارا خزانہ ہے** اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں (اس کے بغیر) کچھ چیز ہیں۔" (کشتی نوح) ص۴۴

خدا کرے کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اور تمام سچے احمدیوں کو **قیامت تک** خدا کی یہ **غیر معمولی نصرت** حاصل رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵ر اپریل ۱۹۶۰ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی نعتیہ قصیدہ پر علامہ نیاز فتحپوری کا تبصرہ

یہ قصیدہ اپنی لسانی اور فنی خصوصیات کے علاوہ مرزا صاحبؑ کی رسول اللہؐ سے والہانہ محبت کے لحاظ سے بھی بڑا پُر اثر ہے۔ (نیاز فتح پوری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں عربی زبان میں جو بے نظیر نعتیہ قصیدہ رقم فرمایا ہے اس کی شرح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے شرح القصیدہ کے نام سے لکھی۔ جو الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ بھارت میں اردو کے مشہور ادیب علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے اپنے مؤقر رسالہ نگار لکھنؤ کی ایک حالیہ اشاعت میں اس طرح پر جو تبصرہ کیا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

شرح القصیدہ اب سے تقریباً ۶۵ سال قبل (۱۸۹۳ء) کی بات ہے مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کے دعویٰ تجدید و مہدویت سے ملک کی فضا گونج رہی تھی اور مخالفت کا ایک طوفان ان کے خلاف برپا تھا۔ آریہ، عیسائی اور مسلم علماء سبھی ان کے مخالف تھے اور وہ تن تنہا ان تمام حریفوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا۔ جب انہوں نے مخالفین کو "ھل من مبارز" کے متعدد چیلنج دیئے اور ان میں سے کوئی سامنے نہ آیا۔ ان پر منجملہ اور اتہامات میں سے ایک اتہام یہ بھی تھا کہ وہ عربی و فارسی سے نابلد ہیں اسی اتہام کی تردید میں انہوں نے یہ قصیدۂ نعت عربی میں لکھ کر مخالفین کو اس کا جواب لکھنے کی دعوت دی۔ لیکن ان میں سے کوئی بر دے کار نہ آیا۔

مرزا صاحبؑ کا یہ مشہور قصیدہ ۱۶۹ اشعار پر مشتمل ہے اپنے تمام لسانی محاسن کے لحاظ سے ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک ایسا شخص جس نے کسی مدرسہ میں زانوئے ادب تہہ نہ کیا تھا۔ کیونکر ایسا فصیح و بلیغ قصیدہ لکھنے پر قادر ہو گیا ——

اسی زمانہ میں ان کے مخالفین یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ان کی عربی زبان کی شاعری غالباً ان کے مرید خاص مولوی نورالدین کی ممنون کرم ہے لیکن اس الزام کی لغویت اسی سے ظاہر ہے کہ مولوی نورالدین خود مرزا صاحب کے بڑے معتقد تھے اور اگر میرزا صاحبؑ کے عربی قصائد وغیرہ انہیں کی تصنیف ہوتے تو مرزا صاحب کے اس کذب و دروغ پر کہ یہ سب کچھ خود انہیں کی فکر کا نتیجہ ہے سب سے پہلے مولوی نورالدین ہی معترض ہو کر اس جماعت سے علیحدہ ہو جاتے۔ حالانکہ مرزا صاحب کے بعد وہی خلافت کے مستحق قرار دیئے گئے

یہ رسالہ میرزا صاحب کے اسی عربی قصیدہ کی شرح ہے۔ جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے یہ شرح مولوی جلال الدین شمس نے لکھی ہے جو کسی وقت بلادِ عرب و انگلستان میں احمدی مبلغ کی خدمات سرانجام دے چکے ہیں یہ شرح انہوں نے بڑی عقیدت مندانہ کاوش سے لکھی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ظاہر کر چکے ہیں یہ قصیدہ نہ صرف اپنی لسانی وفنی خصوصیات بلکہ اس والہانہ محبت کے لحاظ سے بھی جو مرزا صاحب کو رسول اللہؐ سے تھی بڑی پُر اثر چیز ہے۔ یہ قصیدہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے:۔

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

اور اختتام اس شعر پر ہوتا ہے:۔

جسمی یطیر الیک من شوق علا
یالیت کانت قوۃ الطیران

یہ رسالہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ پاکستان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔" (رسالہ نگار لکھنؤ اپریل ۱۹۶۰ء ص۵۷)

ہفتہ تحریک جدید
یکم تا ۸ر مئی ۱۹۶۰ء

وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے یکم تا ۸ر مئی ۱۹۶۰ء کی تاریخیں ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ مفصل پروگرام انشاء اللہ الفضل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش ہوگا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کی نائیجیریا میں آمد

احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے تبادلہ خیالات کی دعوت اور ان کا انکار

(از مرکزی وکالت تبشیر ربوہ)

مشہور مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کی مشرقی افریقہ میں آمد پر وہاں کے احمدی مبلغ کے چیلنج اور ان کی طرف سے گریز کی تفصیل قارئین الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں پڑھ چکے ہیں۔ احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے انہیں جو چیلنج دیا گیا۔ اور انہوں نے اسے قبول کرنے سے جس طرح گریز کیا اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو :-

براعظم افریقہ کے انگریزی بولنے والے علاقوں میں عیسائیت کی طرف سے امریکن اور برطانوی مشنوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ ان مشنوں کی طرف سے اندرونی اختلافات کے باوجود متفقہ محاذ کے ماتحت بیرونی ممالک سے مسیحی منادوں کو بلانے کی مہم حال ہی میں شروع کی گئی ہے۔ یہ مسیحی مناد لیکچروں کے ساتھ متعدد نفسیاتی اور فنی سحرکاریوں کے ذریعہ مقامی باشندوں کو بپتسمہ قبول کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر پادری بلی گراہم امریکہ کے شہرہ آفاق مسیحی مناد ہیں جو دنیا کے تقریباً تمام ممالک (بشمولیت روس) کا دورہ کر چکے ہیں۔ ان کے اڑھائی ماہ کے حالیہ دورۂ افریقہ کا دنیا بھر کے باخبر حلقوں میں چرچا رہا ہے۔ چنانچہ امریکی جریدہ "نیوز ویک" نے اس دورہ کے متعلق لکھا :-

"بلی گراہم افریقہ کے نو ممالک کے دورہ کے دوران میں چوبیس مواقع پر پبلک سے خطاب کریگا اور تبلیغ کی باقی ذمہ داریاں اس کے چھ ہم سفر مناد سر انجام دیں گے۔ بایں ہمہ حالات کا مقابلہ بلی گراہم کے لئے آسان نہیں ہوگا۔ افریقی باشندوں میں قومیت پرستی کی جھونک لہر کے پیش نظر اور اس شبہ کو زائل کرنے کے لئے کہ سفید فام مشنری نو آبادیاتی نظام کے ایجنٹ ہیں بلی گراہم کو اپنا زیادہ وقت چرچ کے وطنی سربراہوں کے درمیان صرف کرنا ہوگا اور صلیبی معرکوں کی انتظامی کمیٹیاں افریقی باشندوں کی نگرانی کے ماتحت کام کریں گی۔"

(۱۸ جنوری ۱۹۶۰ء)

بلی گراہم کے اس دورہ افریقہ کا پروگرام اول ۱۹۵۵ء میں قرار پایا تھا چنانچہ اس دفعہ پر بھی اخبارات میں ان کے یہاں آنے کی خبریں شائع ہوئیں اور اس سلسلہ میں احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے تبادلہ خیالات کی دعوت پر مشتمل خطوط اور ان پر قارئین کی آراء شائع ہوتی رہیں۔

پادری صاحب کے اس دورہ کا پروگرام ۱۹۵۵ء کی بجائے ۱۹۶۰ء میں وقوع پذیر ہونے پر بعض حلقوں کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ نائیجیریا کے موجودہ سیاسی دور میں بلی گراہم کے دورے کے پیچھے حالیہ انتخابات میں مسلمانوں کی پارٹی N.P.C. اور مسلمان وزیر اعظم الحاج ابو بکر طفاوا بلیوا کی کامیابی کے رد عمل کا بھی دخل ہے چنانچہ امریکی جریدہ "ٹائم" نے اپنے کالموں میں اسی رائے کا ذکر کیا ہے (۱۵ فروری)

ڈاکٹر بلی گراہم کی نائیجیریا میں آمد سے قبل احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے کرسچین کونسل نائیجیریا کو خطوط لکھے گئے کہ اس موقعہ پر لیگوس میں مسلمان زعماء اور گراہم کے درمیان مذہبی تبادلہ خیالات مسلمانوں اور عیسائیوں میں مفاہمت کی فضا پیدا کرنے کا نادر موقع ہے۔ کرسچین کونسل نے اس خط کو بلی گراہم کے دورہ کا انتظام کرنے والی کمیٹی کے حوالہ کر دیا۔ جنہوں نے چند دنوں کے بعد جواب دیا کہ چونکہ بلی گراہم بہت مصروف ہوں گے اور ان کے ڈاکٹر نے کم کلام کرنے کا مشورہ دیا ہے اس لئے مسلمانوں سے بلی گراہم کی ملاقات نہ کرائی جا سکے گی۔

اس چیلنج کی خبریں اپنے مختلف مراحل میں نائیجیریا کے پریس میں جلی عنوانات کے ساتھ شائع ہوتی رہیں۔ اسی طرح ریڈیو پر بھی اس کا اطلاق ہوتا رہا۔

لیگوس کے اخبار ڈیلی سروس کے ہفتہ واری فیچر کالم ISLAM AND YOU میں اس موضوع پر جناب مولانا سیفی صاحب کے تین مضامین جنوری میں شائع ہوئے۔ اسی طرح ویسٹ افریقہ احمدیہ نیوز ایجنسی کے پریس ریلیز میں اس کی تفصیلات پریس کو بھجوائی جاتی رہیں۔ نائیجیریا میں مقیم غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کو دنیا بھر کے اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ نشر کرانے کا انتظام کیا۔ چنانچہ اس مضمون پر جنوبی افریقہ، ٹرینیڈاڈ اور امریکہ سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

ابادان کے ایک اخبار نے اس چیلنج کے متعلق بلی گراہم سے سوال کیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ وہ اس سوال کا جواب دینے کو تیار نہیں۔

امریکی رسالہ ٹائم نے اپنی اشاعت ۱۵ فروری میں . . . . "مسلمانوں اور بلی میں مقابلہ" کے عنوان سے لکھا :-

"سفید فام بلی گراہم (یا بعض دیہاتی نائیجیرین لوگوں کے الفاظ میں چھیل ہوئی جلد والا آدمی) گذشتہ ہفتے اپنے صلیبی معرکہ میں بدستور منہمک رہا . . . . . . نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں کوئی ایک لاکھ کا مجمع اس کا خطاب سننے کے لئے آیا . . . . . حتیٰ کہ مسلمان بھی اس نئی وضع کے مشنری کو سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ایک مسلمان نے کہا کہ "بلی گراہم ہماری طرح کا معمولی آدمی ہے جو کوئی فوق الطبع خوارق کا دعویٰ نہیں کر سکتا . . . . . لیکن مسلمانوں کی اکثریت نے (نائیجیریا کی ساڑھے تین کروڑ آبادی کا تقریباً نصف) گراہم کے دورہ سے خوش ہونے کی بجائے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان کے لیڈروں نے گراہم کی آمد سے قبل ہی اس کے ساتھ ایک مشترکہ میٹنگ کی تجویز کی۔ یہ درخواست بلی گراہم کے رفقاء کی طرف سے اس بناء پر مسترد کر دی گئی کہ اس کے پروگرام میں اس کی گنجائش نہیں۔ "حالیہ انتخابات میں نائیجیریا کے جو وزیر اعظم منتخب ہوئے وہ مسلمان ہیں۔ اس بناء پر مسلمانوں کے اس رویہ سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے (اگرچہ گراہم کا یہ دورہ مدت سے زیر تجویز تھا) کہ ان کے خیال میں گراہم کا یہ صلیبی معرکہ عیسائیوں کو سیاسی میدان میں آگے لانے کے لئے تھا۔"

مسلمانوں کے بعض پمفلٹ گراہم کی میٹنگز میں تقسیم کئے گئے جن کا مضمون یہ تھا کہ :
(۱) یسوع خدا کا بیٹا نہیں تھا (۲) وہ صلیب پر نہیں مرا (۳) نہ ہی مرنے کے بعد جیا (۴) نہ ہی آسمان پر گیا (۵) اور نہ ہی اب اس کی واپسی ہوگی۔

(یاد رہے کہ یہ پمفلٹ ہمارے مشن کی مطبوعات میں سے ہے اور لیگوس میں تقسیم کیا گیا نہ کہ بلی گراہم کے مقام اجلاس میں۔ مترجم)

نائیجیریا کے اکثر اخبارات میں احمدیہ مشن کے اس چیلنج کی خبریں بکثرت شائع ہوتی رہیں۔ دو اخبارات نائیجیریا ٹریبیون اور سٹار نے ادارتی کالموں میں تبادلہ خیالات کے چیلنج کا ذکر کیا۔ بعض اخبارات میں مباحثہ کے افادی پہلو کے حق میں اور برخلاف قارئین کے خطوط بھی شائع ہوئے۔

کانو سے شائع ہونے والے اخبار "[illegible]" نے مباحثہ کی خبر کو صفحہ اول پر مذہبی خبروں کے عنوان سے جگہ دی۔

شمالی افریقہ سے ایک صاحب نے اخبارات میں مباحثہ کی خبر پڑھ کر جناب مولانا سیفی صاحب کو جو خط لکھا اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ یہ اخبار ڈیلی ٹائمز ۲۶ فروری میں شائع ہوا ہے۔

"یہاں کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بلی گراہم نے انسان کے مستقبل اور نجات کے موضوع پر اسلامی تعلیم پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مجھے اس کا افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ بلی گراہم کے حق میں نہیں نکل سکتا۔ آپ یقین رکھئے کہ بلی گراہم کی اس رنگ میں بھی امریکن لوگوں کی ذہانت کی نمائندگی نہیں کر رہا۔ درحقیقت وہ Baptist فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ فرقہ امریکہ میں علمی لحاظ سے کوتاہ ترین طبقہ شمار کیا جاتا ہے۔ Baptist لوگ بعض دیگر فرقوں کی طرح نمود اور سٹیج پر اداکاری کے بہت خواہشمند ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر لوگ "موازنہ مذاہب" کے مضمون سے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

اُذکروا موتکم بالخیر

(از ولایت خان صاحب ریحان ربوہ)

میرے والد بزرگوار ملک حسن خان صاحب ریحان پنشنر پولیس ۱۱ ½ کی شام کو ربوہ میں فوت ہوئے اور ۱۲ ½ دس بجے دن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

آپ ۱۸۷۳ء میں موضع چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودہا میں ایک غریب زمیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے اور ملحقہ گاؤں لنگر مخدوم کے پرائمری سکول میں داخل ہوئے چنیوٹ کے ایک صاحب منشی نور محمد اسکول کے واحد استاد تھے انہوں نے اپنے بچوں کی طرح تربیت کی جب چار سال بعد تبدیل ہو کر برانہ کے علاقہ کلری سکول میں چلے تو اپنے ہونہار شاگرد کو ساتھ ہی لے گئے وہاں پرائمری پاس کرا کر انہیں گاؤں واپس کیا۔ ان ایام میں گلستان بوستان فارسی کی کتب بھی پرائمری کا کورس تھیں۔ جن کے اشعار اکثر آپ کو یاد تھے آپ اعلیٰ درجہ کے خوشنویس تھے۔

ضلع جھنگ میں فروری ۱۸۹۵ء کو بھرتی ہوئے اور ۱۹۲۸ میں تھانہ اٹھارہ ہزاری میں انچارج سب انسپکٹر تھے کہ ریٹائر ہوئے ۳۳ سال ضلع جھنگ میں ملازمت کی اپنے محکمہ میں بھی ہر دلعزیز رہے اور ضلع کے زمینداروں میں بھی وسیع اثر و رسوخ پیدا کیا۔ اس ضلع میں بکثرت آپ کے مداح اور دوست موجود تھے۔ جس تھانہ میں تعینات ہوتے جرائم گھٹ جاتے۔

صوم وصلوٰۃ کے آپ بچپن سے پابند تھے۔ اور جوانی سے تہجد گزار تھے۔ ان کی زندگی میں میں نے ان کی نماز قضاء ہوتی نہیں دیکھی۔ آپ کی نیکی سے متاثر ہو کر ملک غلام نبی صاحب ہیڈ کنسٹیبل نے جو ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور صحابی تھے۔ آپ کو تبلیغ احمدیت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر آپ کو دینا شروع کیا۔ آپ نے اپنی زندگی کے حالات کی ایک مفصل ڈائری تحریر کی ہوئی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

"اخویم غلام نبی کو اکثر نماز باخشوع پڑھتے دیکھ کر میرا دل کہتا تھا کہ کوئی نہ کوئی راز ضرور ہے۔ آخرکار میں نے کتب حضرت مرزا صاحب دیکھنی شروع کیں۔ دافع الوساوس کا مطالعہ کیا۔ میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ تحریر ہرگز کسی مفتری کی نہیں ہو سکتی پھر حقیقۃ الوحی وغیرہ مختلف کتب دیکھنے کا موقع ملا اور بفضل خداوند کریم میں یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گیا"

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیعت کا خط لکھا قادیان جانے کی خواہش رہی مگر پوری نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفہ اول کا وصال ہو گیا۔ اپنا اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے خط بیعت کا تحریر کر دیا۔ آپ عمر بھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے عاشق رہے آپ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے اور سابقون الاولون میں شامل رہے۔ جب حضور نے مسجد فضل لنڈن کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی والد صاحب کے پاس نقد رقم موجود نہ تھی ایک عمدہ گھوڑا سواری کے لئے موجود تھا۔ وہی فروخت کر کے چندہ مسجد میں دے دیا۔ ۱۹۱۹ء سے ہر جلسہ سالانہ میں قادیان حاضر ہوتے۔ جب مرکز ربوہ میں قائم ہوا تو یہاں مستقل رہائش کر لی اور آخر دم تک یہیں رہے۔ ۱۹۲۸ء میں پنشن لی اور جلسہ سالانہ کے علاوہ اکثر ماہ رمضان میں قادیان چلے جاتے وہاں روزے رکھتے۔ اور مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھتے۔ ربوہ میں بھی جب تک صحت بحال رہی رمضان میں اعتکاف ضرور بیٹھتے۔

مسجد مبارک میں ہر نماز باجماعت پڑھتے اور اکثر تہجد کی نماز کے لئے مسجد میں سب سے پہلے حاضر ہوتے تھے۔ جب سے آپ نے بیعت کی ملازمت میں اور پنشن کے بعد آپ کا سب سے بڑا فریضہ تبلیغ احمدیت تھی۔ برادری میں ہر وقت تبلیغ کرتے تھے۔

دعاؤں پر یقین کامل رکھتے تھے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز پر اور کسی انسان پر بھروسہ نہ کرتے تھے اپنی اولاد کو بھی دعائیں کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک لمبی دعا ڈائری میں تحریر ہے۔ یہ دعا تہجد اور شب کی تاریکی میں مانگنا آپ کا معمول تھا۔ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد رسول مقبول صلعم پر درود بھیجتے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء صحابہ رضی اللہ عنہم اور مبلغین کے حق میں دعائیں مانگتے تھے۔ اس کے بعد خویش و اقارب کے لئے اپنی قوم ریحان کے لئے اور عام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرتے۔

والد صاحب کی دیرینہ خواہش تھی کہ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں جگہ دے اور ان کی اولاد مرکز میں دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرے یہ خواہش ان کی قادیان تو پوری نہ ہو سکی مگر اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کر دیا کہ مرکز ہمارے اپنے علاقہ میں آ گیا ہم دونوں بھائیوں نے یہیں یہاں مکان بنا لئے اور بچوں کو ربوہ کی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ملی۔

الحکم۔ بدر۔ الفضل۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ سلسلہ کے ہر اخبار اور رسالہ کے زندگی بھر خریدار رہے اور مطالعہ اخبار باقاعدگی سے کرتے تھے۔ مگر جہاں کوئی پڑھا لکھا واقف کار یا ملازم ملا اسے پڑھنے کے لئے اخبار پیش کرتے۔ حیات پور اور دودہ کی جماعتیں آپ کی تبلیغ کی وجہ سے قائم ہو گئیں۔ دودہ ہمارے گاؤں سے چار میل دور ہے روزہ کی حالت میں بھی بڑھاپے کے باوجود الفضل یا تفسیر کبیر لے کر گھوڑے پر سوار ہر جمعہ کو وہاں پہنچتے اور وہاں کی جماعت کی تربیت کرتے۔ سخت گرمی یا سردی بھی آپ کے اس پروگرام میں کبھی حائل نہ ہوئی حتیٰ کہ وہاں جماعت نے مسجد بنا لی اور اخبار اور کتب خود خریدنے شروع کر دیئے۔

جھوٹ۔ فریب۔ بدعہدی۔ بدمعاملگی سے آپ کو دلی نفرت تھی۔ لنگر مخدوم کے مفتی مولوی محمد صاحب اکثر والد صاحب کے ساتھ مذہبی رنگ میں مخالفت کرتے تھے لیکن جب کبھی کوئی ایسا معاملہ ہوتا جس میں والد صاحب کا بھی ذکر ہوتا۔ تو مفتی صاحب مذکور دوسرے لوگوں کے مقابل پر والد صاحب کی گواہی اور بات کو زیادہ وزن دیتے تھے۔

آپ نے اپنے لڑکوں۔ بھانجوں بھتیجے اور نواسوں کو بھی پڑھایا۔ اور ایک بڑے خاندان کی بنیاد رکھی۔ ہماری برادری اور قوم کے اکٹھے چالیس کے قریب گاؤں ہیں ان میں والد صاحب نے باوجود ایک غریب خاندان کا فرد ہونے کے ممتاز مقام حاصل کیا۔ قوم کے ہر فرد کے ساتھ ہمدردی کرتے تھے اور ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کرتے تھے مگر سچی بات مخاطب کے منہ پر کہہ دیتے۔ اور راست بازی پر ہمیشہ قائم رہے۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندو آبادی گاؤں سے نکلنے لگی گاؤں کے چند شوریدہ سروں نے ہندوؤں کو لوٹنے اور بے عزت کرنے کا پروگرام بنایا۔ والد صاحب کو معلوم ہوا تو تمام گاؤں والوں کو جمع کر کے ڈانٹا اور ہندوؤں کو بمعہ بال بچہ اور سامان کے بحفاظت ٹرکوں پر سوار کرا کر سرگودہا کیمپ میں بھیج دیا۔

ہمارا گاؤں ایسے علاقہ میں ہے۔ جہاں مویشی کی چوری عام ہوتی ہے۔ والد صاحب ہمیشہ مظلومین کی امداد کرتے تھے اور بے شمار صورتوں میں چوروں سے مال واپس کروا دیتے تھے۔ اور انہیں سزا دلواتے۔

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا آغاز ہوا اور آپ سابقون الاولون میں شامل ہو کر ہر سال اپنا چندہ بڑھاتے رہے۔

والد صاحب نے باوجود ایک پولیس آفیسر ہونے کے نہایت سادہ زندگی بسر کی ہر چھوٹا موٹا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کے عادی تھے۔ بڑھاپے میں بھی ہل چلاتے۔ اور نوکروں کا ہاتھ بٹاتے۔ جب سے حضرت صاحب نے ایک کھانا کھانے کی تلقین کی آپ نے اس کو زندگی کا دستور بنا لیا۔ ۱۹۲۸ء میں حقہ ترک کر دیا اور اس سے سخت نفرت کرتے تھے کنبہ کے تمام بچوں اور عورتوں کو جمع کر کے گھر میں نماز جماعت کراتے اور گھر میں بلند اذان سے خوشی محسوس کرتے تھے۔ سب بچوں کو خود قرآن مجید پڑھایا اور تلاوت قرآن میں ہمیشہ باقاعدہ رہے۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی مرحوم سے احمدیت اور ریحان قوم سے ہونے کے باعث گہرے مراسم رکھتے۔ اور ان کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے تھے۔ جب قادیان جاتے اکثر انہی کے ہاں ٹھہرا کرتے ان کی فوتیدگی کے بعد اکثر ان کے مزار پر دعا کے لئے جاتے۔ جب حضور بیمار ہوئے تو اکثر رو رو کر ان کے لئے دعائیں مانگا کرتے تھے۔

غرض والد صاحب سلسلہ کے سچے خادم اور احمدیت کا نمونہ تھے ان کی اولاد میں ہم دو بھائی ہیں چھوٹا بھائی پولیس انسپکٹر ہے ہم دونوں کی اولاد پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی روح کو اپنے جوار رحمت میں لے ٭

درخواست دعا۔ میری والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد عبداللہ خاں کراچی

کھلی آبادی میں مرغیاں پالنے کا سنہری موقعہ

۴ مارچ ۱۹۶۰ء کے الفضل میں اس کے متعلق خاکسار نے کچھ عرض کیا تھا۔ خوشی ہوئی کہ احباب نے اس طرف توجہ دی ہے۔ بیرون جات خاص کر علاقہ سندھ سے بھی احباب نے بذریعہ خطوط معلومات حاصل کی ہیں۔

بعض احباب نے دریافت کیا ہے کہ رانی کھیت ویکسین کہاں سے ملتی ہے اور کیسے تیار کی جاتی ہے۔ سو عرض ہے کہ اینیمل ہسبنڈری کالج لاہور اور ویٹرنری ریسرچ لیبارٹری پشاور سے قیمتاً ہر خاص و عام کو مل جاتی ہے۔ کراچی میں بھی دستیاب ہو جاتی ہو گی۔ سو ۱۰۰ پرندوں کے لئے ویکسین ٹیوب صرف مبلغ ۱/۱۲ روپیہ کو مل جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ہر جگہ بکثرت ویٹرنری ہسپتال ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سرکاری طور پر متعدی امراض کے ٹیکوں کی ویکسین سپلائی ہوتی ہیں اور ڈاکٹر صاحبان اور ان کا عملہ دیہات میں جا کر مفت ٹیکے لگاتے ہیں بلکہ اب تو محکمہ دیہات سدھار کے ویلیج ورکر صاحبان سے بھی کام کروایا جا رہا ہے۔ احباب ان سے فائدہ اٹھائیں۔ البتہ مرغیوں کے ٹیکہ مرض رانی کھیت کی ویکسین تازہ اور برف میں ہونی چاہیئے۔ اور جب ٹیکہ کے لئے تیار کر لی جائے تو دو گھنٹہ کے اندر اندر صرف ہو جانی چاہیئے۔ اگر بالکل درست طور پر ٹیکہ ہو جائے تو ایک ہی ٹیکہ مرغی کی تمام عمر کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ احتیاطاً چھ چھ ماہ کے بعد ایک دو مرتبہ ٹیکے لگوا لینے بہتر ہیں۔ اہالیان ربوہ کے لئے خاص موقعہ ہے یہاں مرغیاں پالنے کیلئے کھلا میدان ہے۔

ربوہ کے احباب کو چاہیئے کہ اپنے گھروں کے سامنے باہر گلی کوچہ سڑک وغیرہ کے دونوں جانب گھر کی دیوار سے تین فٹ آگے ڈیڑھ فٹ چوڑی ایک لمبی نالی کھود دیں۔ اس میں گھر کا پانی ڈالیں نالی میں سایہ دار پودے اور درخت وغیرہ کاشت کریں۔ جن کے سایہ میں مرغیوں کے بچے آرام کریں اور موذی جانوروں کی زد سے بھی محفوظ رہیں اور پرورش پائیں۔ ارنڈ وغیرہ کے پودے جلدی ہو جاتے ہیں اور ولایتی کیکر بھی کافی پھیل جاتا ہے اور ربوہ کی زمین میں تو خاص طور پر بہت ترقی کرتا ہے گنا بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح نالیاں بنانے سے ربوہ کے گلی کوچے سڑکیں وغیرہ سب صاف ہو کر خوشنما ہو جائیں گی یہ کام مالک مکان یا کرایہ دار کو شوق سے کرنا چاہیئے۔

چھان، بورا، روٹی کے سوکھے ٹکڑے فروخت کرنے بند کر دیں۔ جن کے پاس گائے بھینس ہیں وہ ان کو کھلائیں باقی سب مرغیوں کو کھلائیں۔ رات کو بھگو دیئے صبح کو مرغیوں کو ڈال دیئے۔ نیز سبزی وغیرہ باریک کتر کر ڈالیں۔ برسیم ریابک۔ مولی شلغم۔ گوبھی ساگ وغیرہ وغیرہ کے پتے۔ باسی سبزیاں جو کہ سبزی فروش پھینک دیتے ہیں۔ خواہ کوئی سبزی ہو باریک کاٹ کر ڈالیں بہت شوق سے کھاتی ہیں اور انڈے بھی زیادہ دیتی ہیں۔ چونہ اور کوئلہ، ریگ، لکڑی کے باریک باریک ریزے بھی بکھیر دینے چاہئیں اب جبکہ گوشت دن بدن گراں بلکہ نایاب ہو رہا ہے بکثرت مرغیاں پال کر خوب مرغیاں اور انڈے کھائیں۔ اچھی موٹی نسل کی مرغیاں رکھیں۔

(ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن دار الرحمت غربی ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں لیڈی لیکچرار اسلامیات کی ضرورت

"جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار اسلامیات جو کم از کم II کلاس ایم۔اے ہوں۔ کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۲۲۵-۱۵-۳۷۵ معہ مراعات گرانی الاؤنس و پراویڈنٹ فنڈ دیا جائے گا

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک آفس پرنسپل میں پہنچ جانی چاہئیں

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

شکریہ احباب

میرے بڑے لڑکے عزیزم نثار احمد مرحوم کی وفات پر احباب نے کثرت سے تعزیت کے خطوط ارسال فرمائے ہیں جو ہمارے زخمی دلوں کے لئے ڈھارس کا موجب بنے ہیں۔ میرے لئے فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل میں جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(عبد الرحمٰن پارچہ فروش دکان نمبر ۴۳ ہسپتال روڈ لاہور)

قبول احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کی سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئداد خود ان کے لئے تو ایمان افروز ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت و اہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا نظارت اصلاح و ارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر و اشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود بھی اولین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی پر زور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔ اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق و صداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے

نوٹ ۱: جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔

۲: اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں۔

امید ہے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھوا کر بھجوا دیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

۱۔ داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن و ریسرچ لاہور

پنجاب یونیورسٹی کا یہ نیا ادارہ ستمبر ۱۹۶۰ء سے کام کرے گا۔ اس میں عورتوں اور مردوں کی ٹریننگ ایم ایڈ ڈگری کے لئے ہو گی۔ اس کے فارغ التحصیل ان ٹریننگ کے ادارہ جات میں ذمہ دار اسامیوں پر مقرر ہوں گے۔ جن میں پرائمری و سیکنڈری ٹیچروں کی تربیت ہو گی

شرائط: بی اے یا بی ایس سی یا بی ایڈ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن بعد ایک سال تجربہ ٹیچنگ۔ مستحقین وظائف پراسپکٹس و فارم داخلہ کے لئے

Dr. Charis W. Jung, Institute of Education and Research, 36-A, Lawrence Road Lahore

کو مخاطب کریں اور درخواستیں بلا توقف موصوف کو دیں۔ آخری فیصلہ انتخاب بعد انٹرویو ہو گا۔ جس کی تاریخ کا بعد میں اعلان ہو گا۔ (پ۔ ٹ۔ پ۔ ر)

۲۔ یو۔ ایس۔ اے میں ٹریننگ کے لئے وظائف

تین وظائف۔ ہوائی سفر آمد و رفت مفت۔ عرصہ ٹریننگ ایک تا دو سال۔ مقصد یہ ہے کہ یو ایس اے کے تربیت یافتہ واپس آ کر پنجاب یونیورسٹی کے نئے قائم شدہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن و ریسرچ میں بطور ٹیچرز لگیں۔ شرائط: ایم ایڈ۔ ایم اے۔ ایم ایس سی بعد بی ٹی یا بی ایڈ ڈگری فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ سہ سالہ تجربہ بطور ٹیچر عمر ۳۶ سے کم۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں جو انسٹی ٹیوٹ سے بھی ملتی ہے۔ ۱۵ اپریل تک بمعہ ۲/۸ روپے کے کراسڈ پوسٹل آرڈر

Dr. Charis W. Jung, Institute of Education and Research, 36-A, Lawrence Road Lahore

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے۔ وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ جماعت کے عہدہ دار ہوں۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد وغیرہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج کرنا ضروری ہے اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) أ۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

(ب) مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروادی جائے۔ ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا نہیں۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کرکے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کی جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۹۴۲:۔ میں امۃ العزیز بیگم زوجہ ملک نذیر احمد خان قوم ککے زئی افغان پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۹-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ۔/۱۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات اندازاً اٹھارہ تولہ طلائی قیمتی ۔/۱۸۰۰ روپے میرے پاس ہے (تفصیل زیورات۔ گلوبند چوڑیاں۔ کانٹے۔ انگوٹھیاں۔ نکلس) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ امۃ العزیز بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ گواہ نذیر احمد خان خاوند موصیہ معرفت قیصر سینما کراچی
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت کراچی

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۵۰ میں زبیدہ خاتون زوجہ ملک نصیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نمبر ۲ و نمبر ۳ سب بلاک ایچ بلاک نمبر ۲ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے ۔/۲۰۰۰ ہے (۲) میرے زیورات طلائی وزن ۲½ تولہ قیمت تین سو روپے ۔/۳۰۰ کے ہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ زبیدہ خاتون بقلم خود
گواہ شد۔ نصیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۵۱ میں حسن آرا منیر زوجہ میجر منیر احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت اٹھائیس ۲۸ تولے سونا بصورت زیور موجود ہے جس کی قیمت اندازاً مبلغ پانچ ہزار روپے ۔/۵۰۰۰ بنتی ہے (۲) علاوہ ازیں میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے ۔/۵۰۰۰ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

تاریخ وصیت ۲۲-۱-۶۰
الامۃ موصیہ حسن آرا منیر
گواہ شد۔ منیر احمد میجر
گواہ شد۔ عبدالواحد سکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرخان۔

نمبر ۱۵۶۰۹ میں امینہ اختر زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نمبر ۳ و نمبر ۲ سب بلاک E بلاک نمبر ۲ ناظم آباد کراچی ۱۸ صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے ہے۔ (۲) میرے زیورات طلائی وزن ۳ تولہ قیمت تین سو پچھتر ۔/۳۷۵ روپے کے ہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۸ فروری ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ امینہ اختر بقلم خود
گواہ شد عنایت اللہ بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

وزیراعظم چین کے خلاف کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے، پنڈت نہرو کی اپیل

گوہاٹی ۱۸ اپریل۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی کی آمد پر خوش خلقی کا مظاہرہ کریں آپ نے کہا کہ مسٹر چو این لائی کا احترام محوظ نہ رکھا گیا تو یہ حرکت بھارت کی روائتی مہمان نوازی کے منافی ہو گی۔

پنڈت نہرو نے ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ہمیں مسٹر چو این لائی سے گفتگو کرتے ہوئے مضبوط رویہ اختیار کرنا چاہیئے اور اپنا موقف بدلنا نہیں چاہیئے۔ گو سرحدی تنازعہ کے باعث بھارتی عوام میں بڑا غیظ و غضب پایا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں وزیراعظم چین سے پوری خوش خلقی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

مسٹر چو این لائی سرحدی تنازعہ پر پنڈت نہرو سے گفتگو کرنے کے لئے منگل کو نئی دہلی پہنچ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مخالفانہ مظاہروں کے اندیشہ کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وزیراعظم چین کو فضائی اڈا سے راشٹرپتی بھون تک بند کار میں لایا جائے۔ فضائی اڈہ پر پنڈت نہرو اپنے معزز مہمان کا استقبال کریں گے فضائی اڈہ پر استقبال اور نئی دہلی میں مسٹر چو این لائی کے چھ روزہ قیام کا پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں چین کے سفیر نے کل بھارتی وزارت خارجہ کے حکام سے بات چیت کی ———

خیال ہے کہ اب فضائی اڈہ پر استقبال کا پروگرام صرف نصف گھنٹے میں مکمل ہو جائے گا۔

چند ضروری امور
—— موصی احباب توجہ فرمائیں!

(۱) حصہ آمد کے جن موصی احباب کی خدمت میں "فارمہائے اصل آمد" پہنچ رہے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ ان فارموں کو پُر کر کے جلد واپس فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ تاریخ وصولی سے ایک ماہ کے اندر اندر یہ فارم پُر کر کے دفتر کو واپس مل جانے چاہئیں تاکہ ان کا حساب حصہ آمد تیار کر کے بھجوایا جا سکے۔

(۲) حصہ آمد کے جن موصی احباب کو "فارمہائے اصل آمد" پُر کرنے کے لئے ابھی نہیں ملے وہ تسلی رکھیں کہ آخر مئی تک ان کو یہ فارم کسی وقت مل جائیں گے۔

(۳) بعض موصی احباب کے فارم ان کے عدم پتہ ہونے کی وجہ سے واپس آ رہے ہیں۔ ممکن ہے کسی فارم پر دفتر سے نامکمل یا غلط پتہ لکھا گیا ہو۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر فارم اس لئے واپس آئے ہیں کہ وہ اصحاب وہاں سے تبدیل ہو کر کسی دوسری جگہ جا چکے ہیں اور دفتر کو اس کا علم نہیں دیا۔ اس لئے موصی اصحاب سے التماس ہے کہ جب وہ ایک مقام سے دوسری جگہ تبدیل ہوں تو اپنے مکمل پتے سے دفتر کو جلد اطلاع دیدیا کریں تاکہ سابقہ پتہ پر ان سے خط و کتابت نہ کی جائے۔

(۴) خط و کتابت اور رقم بھیجنے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور دیا کریں۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو تو اپنی ولدیت لکھ دیا کریں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے ریکارڈ میں ایک ہی جگہ کے اور ایک ہی نام کے متعدد موصی ہیں۔ اور اصل موصی کی مسل اور کھاتہ کی تلاش میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اور ایک کا چندہ وصیت اس کے کسی دوسرے ہم نام موصی کے کھاتہ میں درج ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے خط و کتابت کرتے وقت اور رقم بھیجتے وقت موصی اصحاب اپنا نمبر وصیت ضرور لکھا کریں اور اگر نمبر معلوم نہ ہو تو ولدیت ضرور لکھا کریں

(۵) خواتین جو شادی سے قبل وصیت کریں ان پر واجب ہے کہ شادی کے بعد اپنی جائیداد اور مہر کی رقم سے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

کراچی، کوئٹہ، لاہور فضائی سروس

کراچی ۱۸ اپریل، پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز اٹھارہ اپریل پیر سے ہفتے میں دو بار وائیکاؤنٹ سروس شروع کر رہی ہے جو کوئٹہ کو کراچی اور لاہور سے ملائے گی کراچی اور کوئٹہ کے درمیان ایک فضائی سروس پہلے ہی جاری ہے۔ لیکن کوئٹہ اور لاہور کو پہلی بار فضائی راستہ سے ملایا جا رہا ہے۔ نئی سکاؤنٹ سروس ہر پیر اور جمعرات کو کراچی کوئٹہ لاہور اور کوئٹہ کراچی روٹ پر چلے گی۔ نئی سروس کے اجراء سے جہاں کوئٹہ بھی پی آئی اے کے روٹ میں آ جائے گا۔ وہاں کراچی اور لاہور کے درمیان اب ہر ہفتے بارہ کی بجائے چودہ سروسیں چلا کریں گی۔

مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بیلی گراہم کی نائیجیریا میں آمد (بقیہ صفحہ ۴)

بیگانہ ہیں۔ اور جب تک خود ان کے عقائد کسی زد میں نہ آ جائیں وہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات کی مطالعہ نہیں کرتے ......

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو کچھ کہلانا پسند کرے وہ کرسچین کہلا سکتا ہے۔ اور اب یہ لفظ بھی بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ لفظ یہودی یا لفظ مسلمان کے کچھ معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن لفظ کرسچین اب ایک مہمل ترین اصطلاح بن کر رہ گیا ہے۔ لہٰذا اگر بیلی گراہم لوگوں سے یسوع کے حق میں رائے منوانے کے لئے ہاتھ کھڑے کروانا چاہتا ہے تو اس کا مطلب اس سے زیادہ نہیں کہ وہ انہیں صرف عیسائیت کا لیبل قبول کرنے کے لئے بلا رہا ہے۔ جس کے بعد وہ جو چاہیں کیا کریں۔ کیونکہ لیبل کی تبدیلی اندرونی خاصیت کو نہیں تبدیل کر سکتی۔ بیلی گراہم کا مقصد سب سے زیادہ نمائش و نمود اور پروپیگنڈا ہے۔ تاکہ جب وہ امریکہ واپس آئے تو وہ اپنے آپ کو کامیاب ثابت کر سکے۔

بیلی گراہم کا اپنی تقاریر میں سامعین کو خاموش کر کے ان کی رائے جیتنے کا حربہ یقیناً علمی دیانت داری کے لحاظ سے نہایت پست ہے"۔

دعائے مغفرت

والد ماجد حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب صحابی مورخہ ۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب بوقت سحری بعمر ۸۰ سال رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ایچ۔ ایس دین محمد

احمدیہ دار الشفاء چوک نخاس گوجرانوالہ

اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

نظامت تعلیم وقف جدید کو ایک ایسے اکونٹنٹ کی ضرورت ہے جو کہ اکونٹنسی کے علاوہ ٹائپ بھی جانتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۲۶/۴ تک دفتر ہذا میں روانہ فرما دیں۔ اس تاریخ کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

۵۰-۳-۸۰ } تجربہ کار آدمی کو
۲۵ گرانی الاؤنس } پانچ ترقیات تک کی رعایت دی جا سکتی ہے

ناظم تعلیم

وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست دعا

عزیزم ملک بشیر احمد صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر کچھ بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور محکمہ کے کاموں میں ان کو نمایاں کامیابی کے لئے سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے

خاکسار

محمد شفیع نوشہروی

دار الرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۵